(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

# ردّ کفارہ
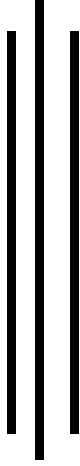
از

تحریرات

حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود

**Refutation of Atonement**

According to the writings of the Founder of the Jama'at Ahmadiyya Hadrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah and Mahdi.

Language:-Urdu

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

## کفارہ کا اصول عدل کے خلاف ہے

’’عیسائیوں کا یہ اصول کہ خدا نے دنیا سے پیار کر کے دنیا کو نجات دینے کے لئے یہ انتظام کیا کہ نافرمانوں اور کافروں اور بدکاروں کا گناہ اپنے پیارے بیٹے یسوع پر ڈال دیا اور دنیا کو گناہ سے چھوڑانے کیلئے اس کو لعنتی بنایا۔ اور لعنت کی لکڑی سے لٹکایا۔ یہ اصول ہر ایک پہلو سے فاسد اور قابلِ شرم ہے۔ اگر میزان عدل کے لحاظ سے اس کو جانچا جائے تو صریح یہ بات ظلم کی صورت میں ہے کہ زید کا گناہ بکر پر ڈال دیا جائے۔ انسانی کانشنس اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک مجرم کو چھوڑ کر اس مجرم کی سزا غیر مجرم کو دی جائے‘‘۔

## کفارہ یا خودکشی

’’یہ ہنسی کی بات ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سر درد پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لے۔ یا دوسرے کے بچانے کے خیال سے خودکشی کر لے۔ میرے خیال میں ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا دانا نہیں ہوگا کہ ایسی خودکشی کو انسانی ہمدردی میں خیال کر سکے۔ بیشک انسانی ہمدردی عمدہ چیز ہے اور دوسروں کے بچانے کیلئے تکالیف اٹھانا بڑے بہادروں کا کام ہے۔ مگر کیا ان تکلیفوں کے اٹھانے کی یہی راہ ہے جو یسوع کی نسبت بیان کیا جاتا

کارروائی عیسائیوں کے خیال میں اس شرط سے مفید ہے کہ جب یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یسوع اوّل دنیا کے گناہوں کے باعث ملعون ہوا اور لعنت کی لکڑی پر لٹکایا گیا۔ اسی لئے ہم پہلے اشارہ کر آئے ہیں کہ یسوع مسیح کی قربانی لعنتی قربانی ہے۔ گناہ سے لعنت آئی اور لعنت سے صلیب ہوئی۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ کیا لعنت کا مفہوم کسی راستباز کی طرف منسوب کر سکتے ہیں؟ سو واضح ہو کہ عیسائیوں نے یہ بڑی غلطی کی ہے کہ یسوع کی نسبت لعنت کا اطلاق جائز رکھا۔ گو وہ تین دن تک ہی ہو یا اس سے بھی کم۔ کیونکہ لعنت ایک ایسا مفہوم ہے جو شخص ملعون کے دل سے تعلق رکھتا ہے اور کسی شخص کو اس وقت لعنتی کہا جاتا ہے جب کہ اس کا دل خدا سے بالکل برگشتہ اور اس کا دشمن ہو جائے۔ اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے اور اس بات کو کون نہیں جانتا کہ لعنت قرب کے مقام سے ردّ کرنے کو کہتے ہیں اور یہ لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جس کا دل خدا کی محبت اور اطاعت سے دور جا پڑے اور درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہو جائے۔ لفظ لعنت کے یہی معنی ہیں جس پر تمام اہل لغت نے اتفاق کیا ہے۔
اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر درحقیقت یسوع مسیح پر لعنت پڑ گئی تھی تو اس سے لازم آتا ہے کہ درحقیقت وہ موردِ غضبِ الٰہی ہو گیا تھا اور خدا کی معرفت اور اطاعت اور محبت اس کے دل سے جاتی رہی تھی اور خدا اس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو گیا تھا اور خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو گیا تھا۔ جیسا کہ لعنت کا مفہوم ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ وہ لعنت کے دنوں میں درحقیقت کافر اور خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن اور شیطان کا حصہ اپنے ہے۔ کاش اگر یسوع خودکشی سے اپنے تئیں بچاتا اور دوسروں کے آرام کیلئے معقول طور پر عقلمندوں کی طرح تکلیفیں اٹھاتا تو اس کی ذات سے دنیا کو فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ مثلاً اگر ایک غریب آدمی گھر کا محتاج ہے اور معمار لگانے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس صورت میں اگر ایک معمار اس پر رحم کر کے اس کا گھر بنانے میں مشغول ہو جائے اور بغیر لینے اجرت کے چند روز سخت مشقت اٹھا کر اس کا گھر بنا دیوے تو بیشک یہ معمار تعریف کے قابل ہوگا اور بیشک اس نے ایک مسکین پر احسان بھی کیا ہے جس کا گھر بنا دیا۔ لیکن اگر وہ اس شخص پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لے تو اس غریب کو اس سے کیا فائدہ پہنچے گا۔''

## کفارہ یسوع مسیح کی توہین

''اور اگر ہم عیسائیوں کے اس اصول کو لعنت کے مفہوم کے رو سے جانچیں جو مسیح کی نسبت تجویز کی گئی ہے تو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اصول کو قائم کر کے عیسائیوں نے یسوع مسیح کی وہ بے ادبی کی ہے جو دنیا میں کسی قوم نے اپنے رسول یا نبی کی نہیں کی ہوگی۔ کیونکہ یسوع کا لعنتی ہو جانا گو وہ تین دن کے لئے ہی سہی عیسائیوں کے عقیدہ میں داخل ہے اور اگر یسوع کو لعنتی نہ بنایا جائے تو مسیحی عقیدہ کے رو سے کفارہ اور قربانی وغیرہ سب باطل ہو جاتے ہیں۔ گویا اس تمام عقیدہ کا شہتیر لعنت ہی ہے۔
اور یہ باتیں جو یسوع نوع انسان کی محبت کیلئے دنیا میں بھیجا گیا اور نوع انسان کی خاطر اس نے اپنے تئیں قربان کیا۔ یہ تمام

حضرت داؤدؑ نے ایک بے گناہ کو قتل کیا اور اس کی جورو سے زنا کیا اور نفسانی کاموں میں خلافت کے خزانہ کا مال خرچ کیا۔ اور سو تک جورو کی۔ اور اخیر عمر تک اپنے ان گناہوں کو تازہ کرتے رہے اور ہر روز کمال گستاخی کے ساتھ گناہ کا ارتکاب کیا۔ پس اگر یسوع کی لعنتی قربانی گناہ سے روک سکتی تو بقول ان کے داؤد اس قدر گناہ میں نہ ڈوبتا۔

ایسا ہی یسوع کی تین نانیاں زنا کی بری حرکت میں مبتلا ہوئیں۔ پس ظاہر ہے کہ اگر یسوع کی لعنتی قربانی پر ایمان لانا اندرونی پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے کچھ اثر رکھتا تو اس کی نانیاں ضرور اس سے فائدہ اٹھاتیں اور ایسے قابل شرم گناہوں میں مبتلا نہ ہوتیں۔ ایسا ہی یسوع کے حواریوں سے بھی ایمان لانے کے بعد قابل شرم گناہ سرزد ہوئے۔ یہودا اسکریوطی نے تیس روپیہ پر یسوع کو بیچا اور پطرس نے سامنے کھڑے ہوکر تین مرتبہ یسوع پر لعنت بھیجی اور باقی سب بھاگ گئے۔ اور ظاہر ہے کہ نبی پر لعنت بھیجنا سخت گناہ ہے اور یورپ میں جو آج کل شراب خواری اور زنا کاری کا طوفان بَرپا ہے اس کے لکھنے کی حاجت نہیں۔

اب دوسرا شق یہ ہے کہ اگر گناہ رک نہیں سکتے تو کیا اس لعنتی قربانی سے ہمیشہ گناہ بخشے جاتے ہیں گویا یہ ایک ایسا نسخہ ہے کہ ایک طرف ایک بدمعاش ناحق کا خون کر کے یا چوری کر کے یا جھوٹی گواہی سے کسی کے مال یا جان یا آبرو کو نقصان پہنچا کر اور یا کسی کے مال کو غبن کے طور پر دبا کر اور پھر اس لعنتی قربانی پر ایمان لا کر خدا کے بندوں کے حقوق کو ہضم کرسکتا ہے اور ایسا ہی زنا کاری کی ناپاک حالت میں ہمیشہ رہ کر صرف لعنتی قربانی کا اندر رکھتا تھا۔ پس یسوع کی نسبت ایسا اعتقاد کرنا گویا نعوذ باللہ اسکو شیطان کا بھائی بنانا ہے اور میرے خیال میں ایک راستباز نبی کی نسبت ایسی بیبا کی کوئی خدا ترس نہیں کرے گا۔ بجز اس شخص کے جو خبیث طبع اور ناپاک طبع ہو۔

پس جب کہ یہ بات باطل ہوئی کہ حقیقی طور پر یسوع مسیح کا دل مورد لعنت ہوگیا تھا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایسی لعنتی قربانی بھی باطل اور نادان لوگوں کا اپنا منصوبہ ہے۔''

## توراۃ اور کفارہ

''پھر اس اصول کو اس پہلو سے دیکھا جائے کہ کیا اس لعنتی قربانی کی تعلیم یہودیوں کو بھی دی گئی ہے۔ یا نہیں............

ہم جب تحقیق اور تفتیش کی نظر سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ توریت اور یہودیوں کی تمام کتابوں میں اس لعنتی قربانی کی تعلیم نہیں ہے......۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ یہودی لوگ ایسی تعلیم کو جو متواتر نبیوں سے ہوتی آئی بھلا دیتے۔ حالانکہ ان کو حکم تھا کہ خدا کے احکام اور وصایا کو اپنی چوکھٹوں اور دروازوں اور آستینوں پر لکھیں اور بچوں کو سکھائیں اور خود حفظ کریں۔

پھر جب اس عقیدہ کو اس پہلو سے دیکھا جائے کہ......اس لعنتی قربانی کو قبول کرنے والوں کیلئے کیا فائدہ ہوا۔ کیا وہ گناہ سے باز آ گئے یا ان کے گناہ بخشے گئے تو اور بھی اس عقیدہ کی لغویت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ سے باز آنا اور سچی پاکیزگی حاصل کرنا تو بداہت خلاف واقعہ ہے کیونکہ بموجب عقیدہ عیسائیوں کے حضرت داؤد علیہ السلام بھی کفارہ یسوع پر ایمان لائے تھے۔ لیکن بقول ان کے ایمان لانے کے بعد نعوذ باللہ

اوراس مذہب کو اختیار کرے۔جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہوسکتا ہے۔تا وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے۔مگر ایسا یقین حاصل کیونکر ہو۔کیا یہ صرف قصوں کہانیوں سے حاصل ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔کیا یہ محض عقل کے ظنی دلائل سے میسر آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔پس واضح ہو کہ یقین کے حاصل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے۔اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔

اب میں کہتا ہوں کہ یہ درجہ معرفت کا نہ کسی عیسائی صاحب کو نصیب ہے اور نہ کسی آریہ صاحب کو اور ان کے ہاتھ میں محض قصے ہیں۔اور زندہ خدا کی زندہ تجلی کے نظارہ سے وہ سب بے نصیب ہیں۔ ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے۔تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے''۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۴۷۔۴۴۸)

☆☆☆

اقرار کرکے خدا تعالیٰ کے قہری مواخذہ سے بچ سکتا ہے۔پس صاف ظاہر ہے کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ ارتکاب جرائم کرکے پھر اس لعنتی قربانی کی پناہ میں جانا بدمعاشی کا طریق ہے۔اگر یہ کہو کہ ......لعنتی قربانی پر ایمان لانے کے بعد کوئی گناہ گناہ نہیں رہتا۔ چوری کرو' زنا کرو' خون ناحق کرو' جھوٹ بولو۔امانت میں خیانت کرو۔غرض کچھ کرو کسی گناہ کا مواخذہ نہیں تو ایسا مذہب ایک ناپاکی پھیلانے والا مذہب ہوگا''۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۸ تا ۳۳۹)

## گناہ کا حقیقی علاج

''واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے۔اس پر ایسا کامل یقین آ جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے۔کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو اور جب تک معلوم نہ ہو کہ وہ خدا ہے جو مجرم کو سزا دیتا ہے اور راستباز کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے۔یہ عام طور پر ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے مہلک ہونے پر کسی کو یقین آ جائے تو پھر وہ شخص اس چیز کے نزدیک نہیں جاتا۔مثلاً کوئی شخص عمداً زہر نہیں کھاتا۔کوئی شخص شیر خونخوار کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکتا۔اور کوئی شخص عمداً سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔پھر عمداً گناہ کیوں کرتا ہے۔اس کا یہی باعث ہے کہ وہ یقین اس کو حاصل نہیں جو ان دوسری چیزوں پر حاصل ہے۔پس سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے